فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

(ال عمران:۱۸۶)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جنت

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؒ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جنت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط

(آل عمران:۱۸۶)

﴿ترجمہ﴾

جو شخص آتشِ جہنم سے دُور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ○ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ط رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ○

(سورۃ البینۃ:۷تا۸)

﴿ترجمہ﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام خلقت سے بہتر ہیں، ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ابدا لآباد ان میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش اور وہ اس سے خوش، یہ (صلہ) اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ
لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ o
اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَامَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ
غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ o فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ
فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْعٰدُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ o وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ
یُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ o الَّذِیْنَ
یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ o

(المؤمنون: ۱ تا ۱۱)

ترجمہ

بے شک ایمان والے کامیاب ہو گئے، جو نماز میں عجز و نیاز کرتے نہیں، اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں، اور جو زکوۃ ادا کرتے ہیں، اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو اُن کی مِلک ہوتی ہیں کہ اُنہیں ملامت نہیں، اور جو اِن کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں، اور

جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں، اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے (اور) اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:

سمجھدار شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو (اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں کا) مطیع بنائے اور مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال کرے اور عاجز (بے وقوف) ہے وہ شخص جو نفس کی خواہشوں کا اتباع کرے اور اللہ تعالیٰ سے اُمیدیں باندھے۔

(بحوالہ: فضائل صدقات)

اللہ ﷻ کے نیک بندے کی موت

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ ملک الموت سے فرماتے ہیں کہ میرے فلاں ولی (جس نے دُنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑا اور ''من چاہی'' زندگی چھوڑ کر ''ربّ چاہی'' زندگی اپنائی) کے پاس جاؤ اور اُس کی رُوح لے آؤ، میں نے اُس کا خوشی میں اور غم میں، دونوں میں امتحان لے لیا، وہ ایسا ہی نکلا جیسا کہ میں چاہتا تھا۔ اِس کو لے آؤ تا کہ دُنیا میں مشقتوں سے اُس کو راحت مل جائے۔ چنانچہ ملک الموت علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اُس کے پاس آتے ہیں، اُن سب کے پاس جنت

کے کفن ہوتے ہیں، اُن کے ہاتھوں میں ریحان کے گلدستے ہوتے ہیں، جن میں ہرایک میں بیس رنگ ہوتے ہیں اور ہر رنگ میں نئی خوشبو ہوتی ہے اور ایک سفید ریشمی رومال میں مہکتا ہوا مُشک ہوتا ہے۔ ملک الموت اس کے سرہانے بیٹھتے ہیں اور فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اس کے عضو پر اپنا ہاتھ رکھتے ہیں اور یہ مُشک والا رومال اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے ہیں اور جنت کا دروازہ اس کی نگاہ کے سامنے کھول دیتے ہیں۔ اس کے دل کو جنت کی نئی نئی چیزوں سے بہلایا جاتا ہے، جیسا کہ بچے کے رونے کے وقت اس کے گھر والے مختلف چیزوں سے اس کا دل بہلاتے ہیں، کبھی اُس کی حوریں سامنے کردی جاتی ہیں، کبھی وہاں کے پھل، کبھی عمدہ عمدہ لباس، غرضیکہ مختلف چیزیں اس کے سامنے کی جاتی ہیں۔ اس کی حوریں (بیویاں) خوشی میں کودنے لگتی ہیں۔ ان سب منظروں کو دیکھ کر اس کی روح بدن میں پھڑکنے لگتی ہے (جیسا کہ پنجرہ میں جانور نکلنے کو پھڑکتا ہے) اور ملک الموت اس سے کہتا ہے:

''اے مبارک روح چل ایسی بیریوں کی طرف جس میں کانٹا نہیں ہے اور ایسے کیلوں کی طرف جو تہ بتہ لگے ہوئے ہیں اور ایسے سایہ کی طرف جو نہایت گہرا وسیع ہے اور پانی بہہ رہے ہیں'' (یہ چند منظروں کی طرف اشارہ ہے جو قرآن پاک میں سورہ الواقعہ کی آیات مبارکہ میں ذکر کیے گئے ہیں):

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝

وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۝

(سورہ الواقعہ: ۲۸ تا ۳۰)

اور ملک الموت ایسی نرمی سے بات کرتا ہے، جیسا ماں اپنے بچے سے کرتی ہے، اس وجہ سے کہ اس کو یہ بات معلوم ہے کہ یہ رُوح اللہ جل شانہٗ کے یہاں مقرب ہے (اور اس نے دُنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنا ربّ مان کر زندگی گزاری ہے)۔ وہ اس روح کے ساتھ لُطف سے پیش آتا ہے تاکہ اللہ جل جلالہٗ اِس فرشتے سے خوش ہوں۔ وہ روح بدن سے اس طرح سہولت سے نکلتی ہے، جیسا کہ آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ جب روح نکلتی ہے تو سب فرشتے اس کو سلام کرتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کی بشارت دیتے ہیں، جس کو قرآن پاک اَلَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ (نحل: ۳۲) میں ذکر فرمایا ہے اور اگر وہ مقرب بندوں میں ہوتا ہے تو سورہ الواقعہ میں اس کے متعلق ارشاد ہے:

فَرَوۡحٌ وَّ رَيۡحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِيۡمٍ

(سورہ الواقعہ: ۸۹)

پس جس وقت روح بدن سے جدا ہوتی ہے تو وہ بدن سے کہتی ہے کہ اللہ جل شانہٗ تجھ کو جزائے خیر دے تو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت میں جلدی کرنے والا تھا، اُس کی نافرمانی میں سستی کرنے والا تھا، تجھے آج کا دن مبارک ہو، تو نے خود بھی عذاب سے نجات پائی اور مجھے بھی نجات دی ..... اور یہی

مضمون بدن رخصت کے وقت روح سے کہتا ہے۔اس کی جدائی پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر وہ اکثر عبادت کیا کرتا تھا، آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے اس کے اعمال اوپر جاتا کرتے تھے اور جن سے اس کا رزق اُترا کرتا تھا۔اس کے بعد پانچ سو فرشتے میّت کے پاس جمع ہوجاتے ہیں اور جب نہلانے والے اس کو کروٹ دیتے ہیں تو وہ فرشتے فوراً اس کو کروٹ دینے لگتے ہیں اور جب وہ کفن پہناتے ہیں تو اُس سے پہلے وہ فوراً اپنا لایا ہوا کفن پہنا دیتے ہیں۔ جب وہ خوشبو ملتے ہیں تو وہ فرشتے اس سے پہلے اپنی لائی ہوئی خوشبو مل دیتے ہیں۔اس کے بعد وہ اس کے دروازہ سے قبر تک دونوں جانب قطار لگا کر کھڑے ہوجاتے اور اس کے جنازہ کی دُعا اور استغفار کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔

یہ سارے منظر شیطان دیکھ کر اس قدر زور سے روتا ہے کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹنے لگتی ہیں اور اپنے لشکروں سے کہتا ہے کہ تمہارا ناس ہوجائے، یہ تم سے کیسے چھوٹ گیا؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ معصوم تھا۔اس کے بعد جب حضرت ملک الموت اُس کی روح کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ فرشتے اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بشارتیں دیتے ہیں۔اس کے بعد جب ملک الموت اس کو عرش تک لے جاتے ہیں تو وہاں پہنچ کر وہ روح سجدہ میں گر جاتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوتا ہے:

''میرے بندے کی روح کو (جنت میں)

فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝

میں پہنچادو''۔

جب اس کی نعش قبر میں رکھی جاتی ہے تو اُس کی نمازاُس کے دائیں طرف آکر کھڑی ہوجاتی ہے، روزہ بائیں طرف کھڑا ہوجاتا ہے، قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سر کی طرف کھڑا ہوجاتا ہے اور جماعت کی نماز کو جو قدم چلے ہیں وہ پاؤں کی طرف کھڑے ہوجاتے ہیں اور (مصائب پر اور گناہوں پر) صبر، قبر کے ایک جانب کھڑا ہوجاتا ہے۔اس کے بعد عذاب اس قبر میں اپنی گردن نکالتا ہے اور مردہ تک پہنچنا چاہتا ہے، لیکن وہ اگر دائیں جانب سے آتا ہے تو نمازاُس کو کہتی ہے کہ پرے ہٹ، یہ شخص اللہ کی قسم! دُنیا میں ہمیشہ مشقت اُٹھاتا رہا، ابھی ذرا راحت سے سویا ہے، پھر وہ بائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ اسی طرح اس کو ہٹا دیتا ہے، پھر وہ سر کی طرف سے آتا ہے تو تلاوت اور ذکر اس کو روک دیتے ہیں کہ ادھر کو تیرا راستہ نہیں ہے۔غرض وہ جس جانب سے جانا چاہتا ہے، اس کو راستہ نہیں ملتا۔ اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ولی کو ہر جانب سے عبادتوں نے گھیر رکھا ہے۔ وہ عذاب عاجز ہوکر واپس چلا جاتا ہے۔

اس کے بعد صبر جو ایک کونہ میں کھڑا تھا، ان عبادتوں سے کہتا ہے کہ میں اس انتظار میں تھا کہ اگر کسی جانب (عبادت کی کسی قسم کی کمزوری سے) کچھ

ضعف ہوتو میں اس جانب مزاحمت کروں گا، مگر الحمدللہ! تم نے مل کر اس کو دفع کردیا، اب میں (اعمال کے تلنے کی) ترازو کے وقت اس کے کام آؤں گا۔

اس کے بعد دو فرشتے اُس مردہ کے پاس آتے ہیں، جن کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور آواز بادلوں کی زوردار گرج کی طرح ہوتی ہے۔ ان کے دانتوں کی کچلیاں گائے کے سینگوں کی طرح ہوتی ہیں، اُن کے منہ سے سانس کے ساتھ آگ کی لپٹیں نکلتی ہیں، بال اتنے بڑے کہ پاؤں تک لٹکتے ہوئے، اُن کے ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک اتنا فاصلہ کہ کئی دن میں چل کر پورا ہو، مہربانی اور نرمی گویا اس کے پاس کو بھی نہیں گزری (البتہ سختی کا معاملہ مؤمنین کے ساتھ نہیں کرتے، لیکن ہیبت ہی کیا کم ہے؟)

اِن کو مُنکر نکیر کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک اتنا بھاری ہتھوڑا ہوتا ہے کہ اگر ساری دُنیا کے انسان اور جنات مل کر اُٹھائیں تو اُن سے اُٹھ نہ سکے۔ وہ آکر مردے سے کہتے ہیں، بیٹھ جا۔ مردہ ایک دم بیٹھ جاتا ہے اور کفن اس کے سر سے نیچے سرین تک آجاتا ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں (جن میں سے پہلا سوال اللہ جل شانۂ کے بارے میں پوچھا جائے گا):

مَنْ رَبُّکَ ..... (تیرا ربّ کون ہے؟)

مَا دِیْنُکَ ..... (تیرا مذہب کیا ہے؟)

مَنْ نَبِیُّکَ ..... (تیرا نبی کون ہے؟)

مردہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ جل شانہٗ ہے جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے (وہ تن تنہا مالک ہے، کوئی اُس کا شریک نہیں) میرا دین اسلام ہے، میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ وہ دونوں (منکر نکیر) کہتے ہیں تو نے صحیح کہا ہے۔ اس کے بعد وہ قبر کی دیواروں کو سب طرف سے ہٹا دیتے ہیں، جس سے وہ اوپر سے اور چاروں جانب دائیں بائیں سرہانے پائنتی سے بہت زیادہ وسیع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اوپر سر اُٹھاؤ۔ مردہ جب سر اُٹھاتا ہے تو اس کو ایک دروازہ نظر آتا ہے جس میں سے جنت نظر آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ کے ولی! وہ جگہ تمہارے رہنے کی ہے، اس وجہ سے کہ تم نے اللہ جل شانہٗ کی اطاعت کی۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں!

"قسم ہے اُس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اِس کو اُس وقت ایسی خوشی ہوتی ہے جو کبھی نہ لوٹے گی"۔

اس کے بعد وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھو، وہ دیکھتا ہے تو جہنم کا ایک دروازہ نظر آتا ہے (جس سے اس کی حالت نظر آتی ہے) وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے ولی! تو نے اس دروازہ سے نجات پالی، اس وقت بھی مردے کو اس قدر خوشی ہوتی ہے جو کبھی نہ لوٹے گی۔ اس کے بعد اس قبر میں ستتر (77) دروازے جنت کی طرف کھل جاتے ہیں، جن سے وہاں کی ٹھنڈی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں اور قیامت تک یہی منظر رہے گا۔

(بحوالہ: فضائل صدقات، حصہ دوم)

جنت کے بارے میں احادیث مبارکہ

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا اُن کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی، وہ جنت میں نہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے، ان کے برتن اوران کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی اوران کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہی ہوگی اوران کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا اوران جنتیوں میں سے ہرایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی، جن کی پنڈلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا، نہ ہی جنت والے آپس میں اختلاف کریں گے اور نہ ہی آپس میں بغض رکھیں گے، ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے، صبح و شام اللہ جل شانہٗ کی پاکی بیان کریں گے۔ (صحیح مسلم)

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے اور تھوکیں گے نہیں اور نہ ہی پیشاب کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا، تو پھر کھانا کدھر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ڈکار اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اوران کو تسبیح یعنی سبحان اللہ اور تحمید یعنی الحمدللہ کا الہام ہوگا، جس طرح کہ انہیں سانس کا الہام ہوتا ہے۔ (مسلم)

✿ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا (اے جنت والو) تمہارے لئے (یہ بات طے ہو چکی ہے کہ) تم (ہمیشہ) صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم (ہمیشہ) زندہ رہو گے، تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تم (ہمیشہ راحت و) آرام میں رہو گے، تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی۔ اللہ جل شانہٗ کا یہی فرمان ہے کہ آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے اعمال کے بدلہ میں اس جنت کے وارث ہوئے۔ (صحیح مسلم)

✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا دوزخ اور جنت کا آپس میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا! میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے تو اللہ جل جلالہٗ نے دوزخ سے فرمایا! تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور (اللہ جل شانہٗ نے) جنت سے فرمایا! تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے جس چاہوں گا، رحمت کروں گا، لیکن تم میں ہر ایک کا بھرنا ضروری ہے۔ (صحیح مسلم)

جنت کا افتتاح بدست رحمۃ للعالمین ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

حدیث پاک میں ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جنت جو کہ اللہ تعالیٰ

کا مہمان خانہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب، رحمۃ للعالمین ﷺ سے اس کا افتتاح کروائے گا..... اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جنتی جنت کے دروازے کی طرف چلیں گے، جنت کے دروازہ بند ہیں، دروازے کے اوپر یاقوتی کڑے لگے ہوئے ہیں، ان کو بجاتے رہیں گے، مست کھڑے ہوں گے، جنت کے اندر حوروں کو پتہ چلے گا کہ اہل جنت دروازے پر آ چکے ہیں، وہ خوشی سے پاگل ہو کر چھلانگیں لگائیں گی اور اپنے نوکروں کو بھیجیں گی کہ جاؤ دروازہ کھولو، ساری جنت کی حوریں دروازوں پر کھڑی ہوئی اپنے خاوندوں کا انتظار کریں گی، لیکن بڑا دروازہ ابھی بند ہے، اس کے کھلنے میں ابھی دیر ہے..... کون کھلوائے گا؟

یہ افتتاح اللہ جل شانہٗ اپنے پیارے حبیب، حضرت محمد ﷺ سے کروائے گا۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ دروازہ کھلوانے تشریف لائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا، جنت کا داروغہ "رضوان" آئے گا، پوچھے گا، کون ہے؟

دروازہ کھلنے سے پہلے، جنت کے دروازے پر دو چشمے جاری ہیں، ایک چشمے سے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے پانی پیو، دوسرے چشمے سے وضو کرو۔ جب پانی پئیں گے تو اُن کے اندر کوئی گندگی باقی نہیں رہے گی، سینہ گندگی سے پاک، اب یہاں حسد پیدا نہیں ہوگا، یہاں بغض پیدا نہیں ہوگا، ہر آدمی اپنی اپنی منزل کی طرف جائے گا اور جنت کی حوریں جنت کے دروازے پر اپنے خاوندوں کا استقبال کریں گی اور یہ نغمہ گا رہی ہوں گی:

﴿ترجمہ﴾

ہم ہمیشہ زندہ اب موت نہیں
ہمیشہ جوانی اب بڑھاپا نہیں
ہمیشہ صحت اب بیماری نہیں
ہمیشہ کا ملاپ اب جدائی نہیں
ہمیشہ کی صلح اب کبھی لڑائی نہیں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

جنت کی حوریں اپنے خاوندوں (جنتی مردوں) کو استقبال کے وقت اپنے سینے سے لگائیں گی۔

اللہ جل شانۂ اہل جنت کو مندرجہ ذیل صفات سے نوازے گا:

- حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ساٹھ ہاتھ اونچا قد،
- حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح خوبصورتی،
- حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا دِل،
- حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی عمر
- حضور اقدس ﷺ جیسے اخلاق عطا فرمائے گا.....اور

اللہ تبارک وتعالیٰ پانچ صفات مزید عطا فرمائے گا:

- سفید اور سرخ رنگ
- جسم پر بال نہیں

- چہرے پہ داڑھی نہیں
- آنکھوں میں سرمہ
- سر کے بال گھنگھریالے

جنت کا درخت (طوبیٰ)

اَلحَمدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا!

اے عیسیٰؑ ! میں تجھے اپنے پاس بلاؤں گا، پھر نیچے اُتاروں گا اور تو میرے آخری نبی ﷺ کی اُمت کے کارنامے دیکھے گا اور میں نے اُن کے لئے طوبیٰ تیار کیا ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا، یا اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا!

اے عیسیٰؑ طوبیٰ وہ درخت ہے، جسے میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے، اس کا تنا سونے کا ہے، اوپر جواہرات ہیں۔

حدیثِ پاک کے مطابق حضور اقدس ﷺ طوبیٰ کی تعریف فرمار ہے ہیں، اُس کا تنا سونے کا ہے، تو اپنے اونٹ پر سوار ہوجا اور وہ اونٹ اس کے تنے کے گرد دوڑنا شروع کرے، دوڑتا رہے، دوڑتا رہے، دوڑتے دوڑتے وہ اونٹ بوڑھا ہوجائے، بوڑھا ہو کر اُس کی ہڈیاں ٹوٹ کر گر جائیں گی، لیکن اس تنے کی گولائی کو

ماپ نہیں سکے گا.....اوراس کی گوند شہد ہے.....اوراس کی گوند زنجبیل ہے، اس کے خوشوں اوراس کی شاخوں میں سے ریشم کے جوڑے نکلتے ہیں اور جب وہ پتے درختوں سے ٹکراتے ہیں تو اس میں سے بہترین موسیقی کی آواز نکلتی ہے.....اور اس کی جڑ میں سے تین چشمے نکلتے ہیں:

- ایک چشمہ ''سلسبیل'' ہے،
- دوسرا چشمہ ''معین'' ہے،
- تیسرا چشمہ ''رحیق'' ہے.....اور

وہ چشمے ایسے عجیب ہیں کہ ان چشموں کے پانی کا ایک قطرہ اگر انگلی پر لگا کر آسمان دُنیا سے نیچے کر دیا جائے تو اُس انگلی کو جو ایک قطرہ لگا ہوا ہے، اس ایک قطرے سے سارا عالم معطر ہو جائے۔

حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا!

یا اللہ! وہ پانی مجھے بھی پلا دے،

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا!

''اے عیسٰیؑ! وہ پانی سارے نبیوں پر حرام ہے جب تک میرا نبی اُمّی (ﷺ) نہ پی لے اور ساری امتوں پر حرام ہے جب تک اُس نبی (ﷺ) کی امت اس پانی کو نہ پی لے''۔

(بحوالہ: خطباتِ جمیل)

جنت الفردوس کا منظر

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور پھر روزانہ دن میں پانچ مرتبہ اس کو مزید خوبصورت بناتا ہے، اور اسے حکم فرماتا ہے:

﴿ترجمہ﴾

''اے جنت! میرے دوست آرہے ہیں، مہک جا (خوشبودار ہوجا)''۔

اللہ جل شانہٗ نے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا کہ جاؤ میری جنت کو دیکھو۔ اکابرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے جنت الفردوس کسی کونہیں دکھائی، وہ بند ہے، اس پر مہر لگی ہوئی ہے، ساری جنتوں کی زمین چاندی کی ہے، لیکن جنت الفردوس کی زمین سونے کی ہے۔ دوسری جنتوں کے محلات سونے اور چاندی کے ہیں، لیکن جنت الفردوس کے محلات ..... ایک اینٹ سفید موتی کی ..... ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ..... ایک اینٹ سبز زمرد کی ..... کستوری کا گارا ..... موتی کے کنکر ..... زعفران کی گھاس ..... اس کی چھت اللہ جل شانہٗ کا عرش ہے۔

حدیث پاک میں وارد ہے کہ اس (جنت الفردوس) میں ایک درخت ہے، جس کے نیچے سے سرخ یاقوت کا گھوڑا نکلتا ہے اور شاخوں سے جوڑے نکلتے ہیں، جب (جنتی) وہاں جائے گا اور جوڑے پہن کر، اس سرخ یاقوت کے

گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا میں اُڑے گا تو اس کے چہرے کا نور ساری جنت میں پھیلتا چلا جائے گا اور نیچے والے اُس کی شان کو دیکھ کر کہیں گے ..... یا اللہ! اتنا بڑا درجہ اسے کس وجہ سے ملا؟..... اللہ جل شانہٗ فرمائیں گے!

"تو اپنے گھر میں بیوی کے پاس بیٹھا تھا اور یہ میرے راستے میں دربدر پھرتا تھا، اس لئے میں نے اس کو یہ درجہ دیا ہے، گھر میں بیٹھنے والے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں پھرنے والے برابر نہیں ہو سکتے"۔

ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! میں اپنا مال خرچ کرنا چاہتا ہوں اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا ہوا ہے، اُس کا اجر حاصل کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا! (جس کا مفہوم ہے):

تیرے پاس کتنے پیسے ہیں؟ اُس نے عرض کیا، میرے پاس چھ ہزار (درہم یا دینار) ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا!

"اگر تو سارا مال بھی خرچ کر دے، لیکن جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو رہا ہے، اُس کی نیند کے اجر کو بھی حاصل نہیں کر سکتا"۔

جنت کی حوریں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ نے اپنے کلام پاک میں جنت کی عورتوں (حوروں) کا تذکرہ فرما کر اُن کی طرف رغبت دلائی ہے، سورہ واقعہ میں اللہ پاک فرماتے ہیں:

وَحُوْرٌ عِیْنٌ ○ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ ○

(سورۃ الواقعۃ: ۲۲تا۲۳)

ترجمہ: اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں یعنی صاف موتی کی طرح جس پر گرد وغبار کا ذرا بھی اثر نہ آیا ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کی حور کو چار چیزوں سے پیدا فرمایا ہے، جن میں مشک، عنبر، زعفران اور کافور شامل ہیں۔ اللہ پاک نے اپنی قدرت سے جنت کی حوروں کو ایسا خوبصورت بنایا ہے کہ جنت کی حور کی انگلی کا ایک پورہ سورج کے سامنے آجائے تو سورج ایسے غروب ہو جائے جیسے سورج کے سامنے ستارے غروب ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب پورے کا یہ حال ہے تو اس کے چہرے کا کیا حال ہو گا؟...... اگر جنت کی حور سات سمندر میں تھوک ڈال دے تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں..... ایسی خوبصورت کہ جنتی کو اس کے گالوں میں اپنا چہرہ نظر آئے گا..... ایسی حسن وجمال والی ہو گی کہ..... ان میں پیشاب نہیں ہے..... پاخانہ نہیں ہے..... خون نہیں ہے..... ولادت نہیں ہے..... ہمیشہ کنواری ہیں..... اور ہم عمر ہوں گی۔

اللہ جل شانہٗ کا پاک ارشاد ہے:

اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً ○ فَجَعَلْنٰھُنَّ اَبْکَارًا○عُرُبًا اَتْرَابًا○

(سورۃ الواقعۃ: ۳۵تا۳۷)

ترجمہ: ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا، تو ان کو کنواریاں بنایا،
(اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر۔

اَلحَمدُلِلّٰہِ

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے نیک بندوں کو جنت میں ایسی پاکیزہ حوریں (بیویاں) عطافرمائیں گے۔

حوروں کی شہزادی.....لَعِبَة

اَلحَمدُلِلّٰہِ

حوروں کی شہزادی کا نام ''لَعِبَة'' ہے۔اللہ جل شانہٗ نے اس حور کو چار چیزوں مشک، عنبر، زعفران اور کافور سے پیدا فرمایا ہے، اس میں آب حیات ڈالا (دُنیا میں کوئی آبِ حیات نہیں ہے، یہ سب غلط روایات ہیں، آبِ حیات صرف جنت میں ہے)۔آبِ حیات ڈال کر فرمایا! کھڑی ہو جا، وہ کھڑی ہو گئی اور اس کو ایسا حسن وجمال عطافرمایا کہ جب جنتی اس کے حسن کو دیکھے گا، اگر موت نہ ختم ہو گئی ہوتی تو اُس کے حسن کو دیکھ کر مر جاتا۔

حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ جنت کی ساری حوریں بھی اس پر عاشق ہیں اور اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہتی ہیں:

''اے لعبہ! اگر تیرے حسن وجمال کا لوگوں کو پتہ چل جائے تو تجھے حاصل کرنے کے لئے سب کچھ لٹادیں''۔

ایک روایت میں ہے کہ اس کی گردن پہ لکھا ہوا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے:

﴿ترجمہ﴾

”جو یہ چاہتا ہے کہ مجھے حاصل کرے، میرے ربّ کو راضی کر کے آئے“۔

(بحوالہ: خطباتِ جمیل)

حوروں کی شہزادی.....عیناء

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

جنت میں ایک حور ہے، جس کا نام ”عیناء“ ہے۔ (جب چلتی ہے تو اس کے دائیں طرف ستر ہزار خادم اور اس کے بائیں طرف ستر ہزار خادم..... ایک لاکھ چالیس ہزار خدام میں پکار کر کہتی ہے:

اَیْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

﴿ترجمہ﴾

”کہاں ہیں نیکیوں کو پھیلانے والے اور برائیوں کو مٹانے والے“۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی پاکیزہ بیویاں تیار کر رکھی ہیں، جو ہم عمر اور کنواری ہوں گی، جن کو نہ کسی انسان نے چھوا ہو گا اور نہ ہی کسی جن نے۔

دُنیا کی مومن عورت جنت میں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ جنت میں دُنیا کی ایمان والی عورت کو جنتی حور کے مقابلے میں ستر ہزار گناہ زیادہ خوبصورتی عطا فرمائے گا، اُن (ایمان والی جنتی عورت) کے سر کے بال چوٹی سے لے کر پاؤں کی ایڑی تک جائیں گے اور ان بالوں کو اُٹھانے کے لئے جنت کی حوریں ہوں گی، جو اِن کے بال اُٹھائیں گی اور اِن کے سر کی مانگ سے ایسی روشنی نکلے گی جو ساری دُنیا کو چمکا دے..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ دُنیا کی ایمان والی (جنتی عورت) کو جو سر کا ڈوپٹہ عطا فرمائے گا، اگر وہ آسمان پر بیٹھ کر ڈوپٹے کو ہوا میں لہرا دے تو ساری کائنات میں خوشبو پھیل جائے۔

(بحوالہ: خطباتِ جمیل)

حضور اقدس ﷺ سے پوچھا گیا کہ جنت کی حور کا مقام اُونچا ہے یا دُنیا کی مومن عورت کا..... رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

دُنیا کی ایمان والی عورت کا مقام اونچا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ)! وہ کیسے؟

آپ ﷺ نے فرمایا!

اُن کی نمازوں کی وجہ سے،

اُن کے روزوں کی وجہ سے،

اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی وجہ سے،

اللہ جل شانہٗ ان (ایمان والی عورتوں) کو اپنے نور میں سے نور عطا فرمائے گا، چالیس سال وہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں تو دیکھنے کی لذت کم نہیں ہوگی۔ (بحوالہ: خطباتِ جمیل)

جنت کے محل

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

جنت میں سفید موتی کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں،

سبز زمرد کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں،

سونے کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں،

چاندی کی چٹانوں کے راستے بنے ہوئے ہیں،

جنتی..... ان راستوں پر چلتا ہوا محل میں آئے گا محل کتنا اونچا ہوگا؟

فرش سے لے کر چھت تک ایک لاکھ ہاتھ اونچا ہوگا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنتی ایک بہت بڑے تخت پر آئے گا، جسے ''عریفہ'' کہتے ہیں،

اس عریفہ پر ستر مسہریاں ہوں گی،

اور اس پر ستر ستر بستر ہوں گے،

ہر ہر بستر پر ستر بیویاں بیٹھی ہوں گی،

ہر جنت کی عورت پر ستر جوڑے ہوں گے،

ہر جوڑے کا رنگ الگ ہوگا،

ہر جنت کی اس عورت پر ستر قسم کی خوشبوئیں ہوں گی،

اور ستر جوڑوں میں اس کا جسم چمکتا ہوا نظر آئے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے جنتی اپنے محل میں تخت پر بیٹھے گا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ نے جنت کے کنارے پر اہل جنت کے لئے ایسے بنگلے بنائے ہیں، جن میں ایسے بھی ہیں جو ساٹھ میل لمبے اور ساٹھ میل چوڑے ایک موتی کا محل ہوگا۔ جنت کے اندر محلات کی حوریں الگ ہیں، جب سیر کرتے کراتے، پھرتے پھراتے، نہروں کے کنارے آئے گا اور جی چاہے کہ اب تھوڑی دیر بیٹھوں (تھکاوٹ کی وجہ سے نہیں) ویسے ہی، جنتی جب بیٹھنا چاہے گا تو سامنے بنگلہ آجائے گا، اُس کا دروازہ نہیں ہوگا، جب جنتی اسے دیکھے گا تو اللہ جل شانہٗ کے فضل وکرم سے اُسی وقت دروازہ بنے گا اور کھلے گا اور جنتی اندر داخل ہوگا تو دیکھے گا:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ○

(سورۃ الرحمٰن: ۷۲)

(وہ) حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)۔

اُس کے اندر جنت کی حوریں (بیویاں) بیٹھی ہوں گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا، میں نے اپنے کلام پاک میں فرمایا تھا:

لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ○

(سورۃ الرحمٰن: ۷۴)

اُن (حوروں) کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا، نہ کسی جن نے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

کسی انسان اور جن نے ان کو نہیں دیکھا اور نہ ہی چھوا ہوگا۔ دیکھ لے اس کے اندر یہ بند تھی، (اے میرے بندے) میں نے تیرے لئے یہ دروازہ کھولا ہے، اب یہ تیری ہے۔ ساٹھ ساٹھ میل لمبے چوڑے بنگلے، یہ اللہ جل شانہٗ کی قدرت سے اُس کے نیک بندوں کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔

جنت کے پھل

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ

اللہ جل شانہٗ کا پاک ارشاد ہے:

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ○

(سورۃ الواقعۃ: ۲۰)

اور میوے (پھل) جس طرح کے ان کو پسند ہوں۔

وَفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ○ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ○

(سورۃ الواقعۃ: ۳۲ تا ۳۳)

اورمیوہ ہائے کثیرہ (کے باغوں) میں، جو نہ کبھی ختم ہوں

اور نہ ان سے کوئی روکے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

ہر پھل جنتی کے قریب ہوں گے،

ہر پھل شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا،

ہر پھل مکھن سے زیادہ نرم ہوگا،

دودھ سے زیادہ سفید ہوگا،

اور جنت کے پھلوں میں گٹھلی نہیں ہوگی۔

جنت کے پرندے

اللہ جل شانہٗ کا پاک ارشاد ہے:

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

(سورۃ الواقعۃ: ۲۱)

اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا اُن کا جی چاہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ کے فضل وکرم سے جنت میں ایسے پرندے ہوں گے کہ جنتی کے دِل میں خواہش پیدا ہوگی کہ اس پرندے کا بھنا ہوا گوشت کھاؤں تو فوراً اُس کا گوشت طباق میں سامنے آجائے گا۔اسی طرح جنت میں پرندے اُڑتے ہوئے

جارہے ہوں گے، بعض بھاگے ہوئے آئیں گے، اور خود کہیں گے، اے اللہ کے دوست! مجھے کھاؤ، دوسرا بھاگا بھاگا آئے گا، نہ نہ اسے نہیں مجھے کھاؤ، تیسرا آئے گا اور کہے گا، اسے نہیں مجھے کھاؤ۔ درحقیقت یہ اہل جنت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اعزاز واکرام ہے۔

اللہ جل شانہٗ کا جنت میں دیدار

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اللہ جل شانہٗ کا دیدار جو اہل جنت کے لئے پہلا دیدار عام ہوگا، آٹھ لاکھ برس تک ہوتا رہے گا۔ اہل جنت اپنے ربّ کا اس طرح دیدار کریں گے جس طرح چودھویں رات کا چاند دیکھا جاتا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ.....سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم

وہ ربّ کیسا خوبصورت اور حسن وجمال والا ہوگا؟

اللہ جل شانہٗ کے دیدار کے لئے اس دربار میں پہلے کھانے کھلائیں جائیں گے..... پھر مشروبات پلائے جائیں گے..... پھر پھل کھلائے جائیں گے..... پھر لباس پہنائیں جائیں گے..... پھر خوشبوئیں لگائیں جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ جنت کی حوریں کو حکم دیں گے کہ میرے بندوں کو جنت کی موسیقی سناؤ (کیونکہ میں نے دُنیا میں گانا حرام کیا تھا) حوریں مل کر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کا نغمہ اپنی خوبصورت آواز میں گائیں گی..... اللہ جل جلالہٗ فرمائے گا کہ ایسا نغمہ کبھی سنا ہے؟

اہل جنت عرض کریں گے،اے ہمارے پروردگار! کبھی نہیں سنا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمائیں گے،تو سنا۔

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام زبور پڑھ کر سنائیں گے۔

پھر اللہ پاک اہل جنت سے پوچھیں گے،ایسا کبھی سنا؟

اہل جنت عرض کریں گے،کبھی نہیں سنا۔

پھر اللہ جل شانہٗ اپنے پیارے حبیب،حضور اقدس ﷺ سے فرمائیں گے میرے حبیب،میرے بندوں کو میرا قرآن (جو آپ ﷺ پر نازل ہوا) سناؤ،

حضور اقدس ﷺ قرآن حکیم کی تلاوت فرمائیں گے کہ جنت پر بھی وجد طاری ہو جائے گا۔

پھر اللہ پاک اہل جنت سے پوچھیں گے،ایسا کبھی سنا؟

اہل جنت عرض کریں گے،اے پروردگار! کبھی نہیں سنا۔

پھر اللہ پاک فرمائیں گے،اس سے اچھا سناؤں؟

اہل جنت عرض کریں گے،یا اللہ! اس سے اچھا کیا ہو سکتا ہے؟

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم

اللہ تعالیٰ تمام دروازے کھول دے گا..... پردے اُٹھا دے گا،

اللہ ﷻ اہل جنت کے سامنے ایسا جلوہ افراز ہوگا کہ سب اللہ پاک کا ایسے دیدار کریں گے جیسے چودویں رات کا چاند سب کو نظر آتا ہے .....اور وہ وحدہٗ لاشریک ربّ خود اپنا کلام اہل جنت کو سنائے گا..... آنکھیں دیدار سے لذت پا رہی ہوں گی..... کان اُس کی لذت پا رہے ہوں گے.....روح اُس کے قرب سے سرشار ہوگی.....اور اہل جنت کو جنت بھول جائے گی..... کھانا پینا بھول جائے گا..... حوریں بھول جائیں گی..... محل بھول جائیں گے..... ساری نعمتیں بھول جائیں گی، **اور اہل جنت بے خود ہو کر کہیں گے!**

اے ربّ! تیری پاک ذات ایسی حسین و جمیل ہے..... ہمیں اجازت دے ہم تمہیں ایک سجدہ کرنا چاہتے ہیں.....اللہ جل جلالہٗ فرمائیں گے، بس! جو دُنیا میں نمازیں پڑھی تھیں، وہ کافی ہیں، یہاں سجدے معاف ہیں، جو دُنیا میں نمازیں پڑھی تھیں، اُس کے بدلے ہم نے تمہاری نمازیں معاف کر دیں۔ اب تم مہمان ہو اور میں میزبان ہوں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اہل جنت کو یہ اللہ جل شانہٗ کا دیدار عام ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے سے مجھے سیہ کار کو بھی، میرے ہم رفیق بھائی محمد رفیق احمد میمن کو بھی اور ساری امت مسلمہ کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے سے اس نعمت عظمٰی سے نواز دے۔ (آمین)

اللہ جل شانہٗ کا اہل جنت سے مذاق فرمانا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ ایک ایک کا نام لے کرفرمائے گا کہ تیرا کیا حال ہے؟

محمداسلم!..... تیرا کیا حال ہے؟

رفیق احمد!..... تیرا کیا حال ہے؟

ٹھیک ہو.....؟

خوش ہو.....؟

راضی ہو.....؟

اللہ پاک اپنے بعض بندوں سے مذاق بھی فرمائیں گے۔

اللہ پاک فرمائے گا!

اے میرے بندے! یاد ہے وہ دن.....؟

اللہ پاک اشارہ فرمائے گا..... اور وہ وہ کیا تھا.....؟

اب جس نے کیا تھا، اس کو تو سمجھ میں آ گیا کہ میں نے کیا کیا تھا، اوروں کو تو نہیں معلوم..... (اُلٹی سیدھی بھی چل جائے گی)

وہ بندہ عرض کرے گا!

یا اللہ! یہ معاف کرکے پھر فائل کھول لی ہے..... جانے دو۔

اللہ جل شانہٗ فرمائے گا!

بے شک، بے شک، معاف کیا ہے تو یہاں بٹھایا ہے۔

سبحان اللہ! (ایسی باتیں مذاق کے طور پر کی جائیں گی)۔

جنت کی سرداریاں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے ادھیڑ عمر (تقریباً پچاس سال سے اوپر کی عمر کے) لوگوں کے سردار حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہیں..... اور شہداء کے سردار حمزہؓ ہیں..... اور جنت کے نوجوانوں کے سردار حسنؓ اور حسینؓ ہیں..... اور جنت کی عورتوں کی سردار میری بیٹی فاطمہؓ ہے۔

جنت کی نہریں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ کا پاک ارشاد ہے:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ

(سورۃ محمد: ۱۵)

﴿ترجمہ﴾

جنت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا، اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا، اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے)۔

داعی کی جنت میں شادیاں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

حضور اقدس ﷺ کا جو امتی ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' والی محنت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے گا اور اللہ جل شانہٗ کی طرف اُس کے بندوں کو بلائے گا، یعنی دعوت و تبلیغ کی محنت کرے گا تو داعی کے ارد گرد جنت کی لاکھوں حوریں اکٹھی ہوں گی، ایک کو دیکھے گا، وہ کہے گی آپ کو یاد ہے کہ فلاں دن آپ نے فلاں آدمی کو دعوت دی تھی، اس دعوت کے بدلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری آپ سے شادی کردی۔

پھر دوسری طرف دیکھے گا تو ایک اور کھڑی نظر آئے گی اور کہے گی، آپ کو یاد ہے فلاں دن جب آپ نے فلاں آدمی کو دعوت دی تھی، اُس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے میری آپ سے شادی کردی۔

پھر دیکھے گا تو ایک اور کھڑی ہے اور کہے گی، آپ کو فلاں دن یاد ہے،

ایک آدمی کو آپ نے برائی سے روکا تھا، اُس کے بدلے میں اللہ پاک نے میری آپ سے شادی کردی..... پھر دوسری دیکھے گا، ایک اور کھڑی ہے اور کہہ رہی ہے، وہ دن آپ کو یاد ہے، جب آپ نے ایک آدمی کو برائی سے روکا تھا اور اُسے حسن سلوک کے ساتھ برائی سے ہٹایا تھا، اُس عمل کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری آپ سے شادی کردی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ کا پاک ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ
مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ط
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ يَغْفِرْلَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(الصّف: ۱۰ تا ۱۲)

﴿ترجمہ﴾

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے، (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اُس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو، اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغ ہائے جنت جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا، یہ بڑی کامیابی ہے۔

اہم گذارش

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ

اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی بڑی رحیم وکریم ہے اور وہ پاک ربّ اپنے بندوں کو کامیاب کرنا چاہتا ہے، بس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

ہر پڑھنے سننے والے سے عرض ہے کہ وہ سچے دِل سے تین مرتبہ یہ کہہ لے:

یا اللہ! ..... میری توبہ

یا اللہ! ..... میری توبہ

یا اللہ! ..... میری توبہ

ہم سب اپنے ربّ سے سچا تعلق جوڑنے کی نیت کریں .... اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کو اُس کے آخری رسول ،حضرت محمد ﷺ کے

طریقوں کے مطابق پورا کرنے میں لگ جائیں۔ پنجگانہ نماز کا اہتمام کریں اور نمازوں کو سیکھ کر پڑھیں۔ دین کا علم حاصل کریں۔ اللہ ﷻ کا ذکر، درود شریف کی کثرت، ندامت کے ساتھ توبہ و استغفار اور شب وروز قرآن حکیم کی تلاوت کا اہتمام کریں، جن کے حقوق ہمارے ذمے ہیں اُن کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ ہر کسی کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں۔ ہر کام کرنے سے پہلے یہ نیت کریں کہ میرا ربّ مجھ سے راضی ہو جائے ..... ان صفات کو اپنے اندر بھی پیدا کیا جائے اور ساری امت میں ان صفات کو پیدا کرنے کی محنت میں اپنی صلاحیتوں کو لگایا جائے۔

نیز چار کاموں کا اہتمام رات کو کیا جائے، جن میں:

- تہجد کی نماز کا اہتمام،
- قرآن حکیم کی تلاوت،
- اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر..... اور
- اللہ پاک سے خوب رو رو کر دُعائیں مانگی جائیں۔

اسی طرح چار کاموں کا دن میں اہتمام کیا جائے، جن میں:

- اللہ پاک کی طرف اُس کی مخلوق کو دعوت دینا،
- تعلیم وتعلم کا اہتمام،
- ذکر وعبادت میں مشغولیت ..... اور
- حضور اقدس ﷺ والے اخلاق کو اپنایا جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ

ساری کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے،اُس کے سوا نہ کسی کی ذات حقیقی ہے اور نہ کسی کی صفات حقیقی ہیں.....وہ رحمٰن ہے .....وہ رحیم ہے..... وہ صمد ہے.....وہ ہر چیز پر قادر ہے.....اور وہ اکیلا غنی ہے ،ہم سب اُس پاک ربّ کے فقیر ہیں .....اُس غنی سے بھیک مانگی جائے، یااللہ! تو ہمیں اپنی ذاتِ عالی کا سچا تعلق نصیب فرما.....اپنے پیارے حبیب ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرما،ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنے دین عالی کی سربلندی کے لئے قبول فرما.....ہمارا ہر لمحہ اُس وحدہٗ لاشریک ربّ کی مرضیات کے مطابق استعمال ہونا چاہیے۔انشاء اللہ العزیز! اللہ کریم خوش ہوکر اپنے بندے اور بندیوں کو اپنے مہمان خانہ ''جنت'' میں داخل فرمائے گا۔

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ مجھ سیہ کار سے، بھائی محمد رفیق احمد میمن سے اور ساری امت مسلمہ سے راضی ہو جائے اور اپنی جنت الفردوس میں داخلہ نصیب فرمائے۔ (آمین یارب العالمین.....بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ)

❀❀❀

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ